روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

سوموار 23 ستمبر 2013ء 16 ذیقعد 1434 ہجری 23 تبوک 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 217

خلّاق اعظم

کلاڈ ایم۔ ہیتھ وے انجینئر لکھتا ہے:

کارلی ہیم نے اپنی کتاب عیسوی مذہب اور علمِ فطرت، میں لکھا ہے۔

’’اُس کائنات کا معجزانہ نظام نہ صرف ایک خلاق کے وجود کی تصدیق کرتا ہے بلکہ ایمان باللہ کی بھی دعوت دیتا ہے۔فطرت کے مطالعے سے خدائے تعالیٰ تک رسائی کی راہ جس پر اربابِ عقل و دانش اور صاحبِ بصیرت حضرات ہمیشہ سے گامزن رہے ہیں، اور علّت و معلول کے میکانکی رشتہ کی وجہ سے مسدود ہوگئی تھی، اب طالبانِ حقیقت کے لئے پھر کھل گئی ہے۔‘‘

(خدا موجود ہے، صفحہ 126 ،مرتبہ جان کلوورا مونزما۔مترجم عبدالحمید صدیقی ،مقبول اکیڈمی لاہور۔طبع چہارم)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں۔تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے۔اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔خوارق اور معجزات کی یہی جڑھ ہے۔یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے۔اس پر ایمان لاؤ۔اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو۔اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ۔دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔مگر تم اُس حالت میں اِس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اُس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں۔اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنے چہرہ چھپا لیا ہے۔کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اس کی قضاوقدر پر ناراض نہ ہو۔سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔

(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد 19 ص 11)

ایم ٹی اے کے ذریعے

دعوت الیٰ اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’بہر حال یہ کام تو انشاء اللہ تعالیٰ بڑھے گا اور بڑھنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی منشاء اور مرضی اسی میں ہے اور یہ کام اللہ تعالیٰ نے اُس خلیفۃ المسیح کے دور میں شروع کروایا جس کے منہ سے یہ الفاظ بھی نکلوائے کہ

ساتھ میرے ہے تائیدِ رب الوریٰ

اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ تائیدِ رب الوریٰ ہمیشہ کی طرح جماعت کے ساتھ رہے گی اور یہ خدا کا وعدہ ہے جو ہمیشہ پورا ہونا ہے۔یہ خدا کا وعدہ اپنے پیارے مسیح الزماں کے ساتھ ہے کہ ’’میں تیری (۔) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ تو اب اللہ تعالیٰ نے یہ کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ فرمایا میں نے یہ کام کرنا ہے تم لوگوں نے تو صرف ہاتھ لگا کر ثواب کمانا ہے وہی لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونے والی بات ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی تائید کے یہی نظارے ہم ہر وقت دیکھ رہے ہیں اور ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا کے کناروں تک اب یہ پیغام پہنچ رہا ہے‘‘

(خطباتِ مسرور جلد 2 صفحہ نمبر 42)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

گاڑی برائے فروخت

دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کا ڈالہ نمبر T.T.5 ڈبل کیبن Hilux ماڈل 2005ء بیچنا مقصود ہے۔خواہش مند احباب سے درخواست ہے کہ وہ خدمت خلق سنٹر لوکل انجمن احمدیہ سے رابطہ کریں۔

(دفتر لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

عظمت و شان قرآن۔ احادیث نبویہ کی روشنی میں

مرتبہ : فرخ سلمانی

تم ان کے امیر ہو

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ ایک لشکر روانہ فرمایا اور وہ کافی بڑی تعداد میں تھے۔ آپؐ نے ہر آدمی سے جتنا اسے قرآن یاد تھا سنا پھر آپؐ ان میں سے ایک شخص کے پاس آئے جو ان میں کم عمر تھا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں کتنا قرآن یاد ہے؟ اس نے عرض کیا کہ فلاں فلاں سورۃ، نیز سورۃ البقرہ فرمایا: اچھا تمہیں سورہ بقرہ بھی حفظ ہے؟ صحابی نے عرض کیا۔ جی ہاں فرمایا تو جاؤ تم ان کے امیر ہو۔

(جامع الترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل سورۃ البقرۃ وآیۃ الکرسی حدیث نمبر 2801)

اللہ کا غضب رضا میں بدل جاتا ہے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

بیشک اللہ تعالیٰ جب غضبناک ہوتا ہے تو فرشتے اس حالت میں بھی فرمانبرداری کرتے ہیں لیکن حاملین قرآن کریم کو دیکھتے ہی اللہ تعالیٰ کا غضب جاتا رہتا ہے اور غضب کی جگہ اس کی رضا لے لیتی ہے۔ (فردوس الأخبار الدیلمی۔ عن ابن عمر)

حاملین قرآن کے پانچ فضائل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

قرآن کریم ہر ایک چیز سے افضل ہے۔ پس جس نے قرآن کریم کی عزت کی اس نے گویا اللہ تعالیٰ کی عزت کی اور جس نے قرآن کریم کی بے قدری کی اس نے گویا اللہ تعالیٰ کے حق میں کمی کی۔

(1) حاملین قرآن اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سائے میں ہیں (2) کلام اللہ کی عظمت قائم کرنے والے ہیں (3) اللہ تعالیٰ کے نور میں ملبوس ہیں (4) ان سے دوستی رکھنے والے اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں (5) ان سے دشمنی رکھنے والے بیشک وہ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حق کی ناقدری کی۔

(تفسیر القرطبی جزء اول صفحہ 26)

فرشتوں کی مبارکباد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اللہ عزوجل نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کرنے سے ایک ہزار سال قبل سورۃ ’’طٰہٰ اور یٰسٓ‘‘ پڑھی تو فرشتے سن کر کہنے لگے ’’اس امت کیلئے مبارک ہو جس پر یہ سورتیں نازل ہوں گی اور مبارک ہو ان سینوں کیلئے جو اس کلام کو یاد کریں گے اور مبارک ہو ان زبانوں کے لئے جو اس کی تلاوت کیا کریں گی۔‘‘

(سنن الدارمی۔ کتاب فضائل القرآن، باب فی فضل سورۃ طٰہٰ و یٰسٓ حدیث نمبر 3280)

حاملین قرآن اشراف امت ہیں

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا:۔

میری امت کے معزز ترین لوگ حاملین قرآن اور رات کو عبادت کرنے والے ہیں۔

(شعب الایمان التاسع عشر باب فی تعظیم القرآن، فصل فی تنویر موضع القرآن)

قرآن کو عزت دینے والا

حضرت ابوامامہ باہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

حامل قرآن اسلام کا علمبردار ہے۔ پس جس نے اس کی عزت کی، بیشک اس نے اللہ تعالیٰ کی عزت کی اور جس نے اس کی اہانت کی کوشش کی تو اس پر عزت اور جلال والے اللہ کی لعنت ہے۔

(فردوس الاخبار الدیلمی جلد2 صفحہ 214 زیر لفظ ’’ح‘‘)

مقرب فرشتوں کے ساتھ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

وہ حافظ قرآن جو قرآن کریم کی تلاوت بھی کرتا ہے، ایسے لکھنے والوں کے ساتھ ہوگا جو بہت معزز اور بڑے نیک ہیں اور وہ شخص جو قرآن کریم کی تلاوت بھی کرتا ہے اور بار بار دہرا کر یاد بھی کرتا ہے، حالانکہ ایسا کرنا اس کے لئے دشوار ہو تو ایسے شخص کیلئے دوہرا ثواب مقدر ہے۔

(بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورۃ عبس حدیث نمبر 4556)

والدین کی تاج پوشی

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جس نے قرآن کریم پڑھا اور اس پر عمل کیا قیامت والے دن اس کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی اس سورج سے بھی زیادہ ہوگی جو دنیاوی گھروں کو روشن کرتا ہے۔ کاش تمہارے پاس یہ سورج ہو اور پھر اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جو قرآن کریم پر عمل کرتا ہو۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی ثواب قراءۃ القرآن حدیث نمبر: 1241)

امام بنالو

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

تم قرآن کو لازم پکڑو اور اس کو امام اور قائد بنالو کیونکہ یہ رب العالمین کا کلام ہے جو اسی سے نکلا ہے اور اسی کی طرف لوٹ جائے گا۔ پس اس کے متشابہ پر ایمان لاؤ اور اس کی مثالوں سے عبرت وسبق حاصل کرو۔

(کنز العمال، کتاب الاذکار من قسم الاقوال، الباب السابع، الفصل الاول فی فضائل تلاوۃ القرآن حدیث نمبر 2300)

قرآن کریم کی قدر و منزلت

حضرت رسول اللہ ﷺ کے دل میں حفظ قرآن کریم کی اتنی قدر تھی کہ ایک غریب صحابیؓ جس کے پاس حق مہر کیلئے کچھ بھی موجود نہ تھا نہ رقم نہ جائیداد اور نہ ہی کوئی اور ساز و سامان تھا۔ ان کو قرآن کریم کی چند سورتیں یاد تھیں تو آنحضرت ﷺ نے بطور مہر وہی چند سورتیں قبول فرما کر ان کا نکاح پڑھ دیا۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب القراءۃ عن ظہر القلب حدیث نمبر 4642)

عطاء الٰہی کا مورد

حضرت ابو سعید خدریؓ ایک حدیث قدسی بیان کرتے ہیں۔

حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صاحب عزت وجلال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص کو قرآن کریم اور میرے ذکر نے مجھ سے مانگنے سے روک دیا میں اس کو مانگنے والوں سے بہت زیادہ عطا کرتا ہوں۔

(سنن الترمذی۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب 25)

ایک مقبول دعا

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے (حامل قرآن) کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ پس دعا مانگنے والے پر منحصر ہے کہ چاہے تو وہ دنیا میں ہی مانگ لے اور چاہے تو اس کو آخرت تک مؤخر کردے۔

(کنز العمال کتاب الاذکار من قسم الاقوال، باب السابع الفصل الاول فی فضائل تلاوۃ القرآن حدیث نمبر: 2281)

حامل قرآن کی فضیلت

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے حامل قرآن کی دوسرے لوگوں پر فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

حامل قرآن کی فضیلت اس شخص پر جو حامل قرآن نہیں ایسی ہے جیسے خالق کی فضیلت مخلوق پر ہے۔

(فردوس الاخبار الدیلمی جلد3 صفحہ 148 حدیث نمبر 4232)

مستجاب الدعوات

حضرت ابوامامہؓ باہلی بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو قرآن کریم خود بھی پڑھتا ہے اور دوسروں کو بھی پڑھاتا ہے کیونکہ حامل قرآن جو دعائیں کرتا ہے وہ یقیناً قبول کی جاتی ہیں۔

(شعب الایمان التاسع عشر، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی تعلیم القرآن جزء2 صفحہ 405)

سب سے بڑا انعام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

جس نے قرآن کریم پڑھا پھر کسی اور کے متعلق یہ خیال کیا کہ اس کو مجھ سے زیادہ افضل نعمت بخشی گئی ہے تو اس نے اس نعمت کو بڑا سمجھا جس کو اللہ تعالیٰ نے چھوٹا قرار دیا ہے اور اس نعمت یعنی قرآن کریم کو چھوٹا سمجھا جس کو اللہ نے عظمت عطا فرمائی ہے۔

(کنز العمال جلد1 صفحہ 525 کتاب الاذکار من قسم الاقوال باب السابع الفصل الاول فی فضائل تلاوۃ القرآن)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم بشیر احمد اختر صاحب

بسلسلہ صد سالہ جوبلی جماعت احمدیہ برطانیہ

برطانیہ کے امراء اور ائمہ بیت الفضل کا مختصر تعارف

برطانیہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ جماعت احمدیہ کا پہلا مربی حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے دور خلافت 1913ء میں لندن بھجوایا گیا۔ اور یہ برطانیہ ہی کی خوش بختی اور خوش قسمتی تھی کہ اس کے بعد تواتر اور باقاعدگی سے جماعت کے جید علماء اور مربیان کرام یکے بعد دیگرے تشریف لاتے رہے اور پھر یہ سلسلہ علماء کرام تک محدود نہ رہا بلکہ خلفاء جماعت احمدیہ بھی بنفس نفیس تشریف لائے اور مختصر قیام کے بعد دیگر ممالک کے دورہ پر روانہ ہوکر پھر مرکز احمدیت واپس جاتے رہے۔

برطانیہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ جماعت احمدیہ کی یورپ میں پہلی بیت الذکر کی تعمیر اور تکمیل بھی اسی ملک میں ہوئی۔ اس کی بنیادی اینٹ حضرت المصلح الموعود کے دست مبارک سے 1924ء میں رکھی گئی جس کے 75 سال بعد جماعت احمدیہ برطانیہ کو مغربی یورپ کی سب سے بڑی بیت الذکر بیت الفتوح کی تعمیر کی توفیق ملی۔

بیت الفتوح کا سنگ بنیاد 19/اکتوبر 1999ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے رکھا اور اس بیت الذکر کا افتتاح 3/اکتوبر 2003ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

جماعت احمدیہ یو کے کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ جب 1984ء میں بعض وجوہ کی بناء پر اس وقت کے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع کو پاکستان سے ہجرت کرنی پڑی تو آپ نے جائے ہجرت کے لئے برطانیہ کا انتخاب کیا اور لندن میں رہائش اختیار کر لی۔ جماعت احمدیہ ایک نئے دور میں داخل ہوئی اور پھر جماعت احمدیہ یو کے کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی نصیب ہونی شروع ہوئی۔

اس مبارک دور میں 1984ء میں جماعت احمدیہ نے ایک نیا خطہ زمین سرے کے سرسبز علاقے میں خریدا جس کا نام حضور اقدس نے ''اسلام آباد'' رکھا جہاں جماعت کے سالانہ جلسوں کا آغاز نئے جوش سے شروع ہوا اور وقت کے ساتھ ساتھ رقیم پریس کے اجراء ایم ٹی اے اور عالمی بیعت کا آغاز ہوا۔

بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے موجودہ دور میں کئی ایک بیوت الذکر کی تعمیر کا افتتاح ہوا۔ جامعہ احمدیہ کا اجراء کیا گیا۔ جلسہ سالانہ میں احباب جماعت کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر اس ضرورت کو محسوس کیا گیا کہ اس کے لئے کوئی وسیع جگہ حاصل کی جائے۔ چنانچہ 2005ء میں 208 ایکڑز مین خریدی گئی جسے حضور اقدس نے ''حدیقۃ المہدی'' کے نام سے موسوم کیا۔ اب جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ اسی سرزمین پر منعقد ہوتا ہے۔

ایم ٹی اے میں عربی چینل کے اجراء سے عربوں میں دعوت الی اللہ کا ایک نیا دور شروع ہوا۔

اس مختصر سی تمہید کے بعد میں اپنے اصل مضمون کی طرف آتے ہوئے جماعت احمدیہ برطانیہ میں آنے والے ائمہ اور مربیان کی فہرست مع مختصر حالات کے پیش کرتا ہوں۔ اسی طرح بیوت الذکر اور مشن ہاوسز کے نام اور امراء کی فہرست بھی ہدیہ قارئین کرتا ہوں۔

یو کے کے اُمراء صاحبان

جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع پاکستان سے ہجرت فرما کر لندن تشریف لائے تو اس وقت برطانیہ میں مکرم عطاء المجیب راشد صاحب بطور امیر و مشنری انچارج اور امام بیت فضل لندن کے طور پر خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ حضور نے کچھ عرصہ کے بعد فیصلہ فرمایا کہ برطانیہ (اور چند اور ملکوں) میں آئندہ سے یہ طریق جاری کیا جائے کہ امیر ملک اور مربی انچارج کی ذمہ داریاں الگ الگ افراد کے سپرد ہوں۔ اس فیصلہ کا اعلان اور نفاذ برطانیہ میں 30/اکتوبر 1984ء کو کیا گیا۔ اس موقع پر مکرم چوہدری انور کاہلوں صاحب کو امیر برطانیہ مقرر کیا گیا اور مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے بطور مربی انچارج و امام بیت فضل لندن اپنی ذمہ داریوں کو جاری رکھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے لندن تشریف لانے کے بعد اب تک مندرجہ ذیل احباب جماعت کو بطور امیر جماعت برطانیہ خدمت بجا لانے کی توفیق اور سعادت ملی۔

1۔ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب:
26-11-83 تا 30-10-84

2۔ مکرم چوہدری انور احمد کاہلوں صاحب:
30-10-84 تا 01-03-86

3۔ مکرم آفتاب احمد خان صاحب:
01-03-86 تا 01-10-96

4۔ مکرم ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب:
01-10-96 تا 07-05-97

5۔ مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب:
07-05-97 تا 25-02-01

6۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب:
25-02-01 تا حال

بیت فضل لندن کے ائمہ و مشنری انچارج

حضرت چوہدری فتح محمد سیال

(1913ء تا 1916ء۔ 1919ء تا 1921ء)

انگلستان میں جماعت احمدیہ کے قیام کی سعادت حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے کے حصہ میں آئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے دور خلافت میں مکرم خواجہ کمال الدین صاحب نے ووکنگ میں کام شروع کیا۔ یہ بیت الذکر 1895ء میں ڈاکٹر لائیٹز نے بنائی تھی اور اس کی وفات کے بعد ویران پڑی تھی۔ مکرم خواجہ صاحب نے بڑی تگ و دو کے بعد اسے واگزار کیا اور اس کے پہلے امام مقرر ہوئے۔ محترم خواجہ صاحب نے کچھ عرصہ بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ دعوت الی اللہ کے کاموں میں ان کی معاونت کے لئے کسی کو بھجوایا جائے۔ چنانچہ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو روانہ کیا گیا جو خدمت دین کے لئے زندگی وقف کر چکے تھے۔

آپ نے تقریباً ایک سال مکرم خواجہ صاحب کے ساتھ مل کر کام کیا۔ چونکہ خواجہ صاحب بوقت دعوت الی اللہ کے حضرت مسیح موعود کے نام کو استعمال نہیں کرتے تھے اور حضرت چوہدری صاحب کو بھی روکتے تھے کہ وہ دعوت الی اللہ کریں لیکن حضرت مسیح موعود کا نام نہ لیں۔ یہ بات حضرت چوہدری صاحب کو گوارا نہ تھی۔ اس لئے حضرت چوہدری صاحب نے حضرت مصلح موعود کی زیر ہدایت ان سے علیحدگی اختیار کر لی اور لندن منتقل ہو گئے جہاں انہوں نے جماعت مبائعین کے نئے مشن کا قیام فرمایا۔

حضرت چوہدری صاحب پہلی مرتبہ 28 جون 1913ء کو قادیان سے انگلستان کے لئے روانہ ہوئے۔ خلافت ثانیہ کے قیام کے ساتھ آپ نے احمدیہ مشن لندن کا قیام کیا۔ یہ مئی 1914ء کا واقعہ ہے۔ آپ نے لندن میں ایک مکان کرایہ پر حاصل کیا اور وہاں سے دعوت الی اللہ کا کام شروع کیا۔ آپ کے ذریعہ سب سے پہلے احمدی مسٹر کوریو نامی ایک جرنلسٹ تھے جن کا نیا نام بشیر کوریو رکھا گیا۔ آپ کی واپسی تک یعنی مارچ 1916ء تک ایک درجن سے زائد انگریز آپ کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہو چکے تھے۔

آپ دعوت الی اللہ زیادہ تر لیکچروں کے ذریعہ سے ہوتی تھی جو آپ نے ملک کے مختلف حصوں، کلبوں اور سوسائٹیوں میں دیئے۔

اگست 1919ء میں حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو دوبارہ انگلستان بھجوایا گیا۔ لندن میں بیت الذکر کی تعمیر کے سلسلہ میں تحریک کا آغاز ہوا۔ حضرت چوہدری صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ارشاد فرمایا کہ بیت الذکر کی تعمیر کے لئے لندن میں مناسب قطعہ زمین حاصل کریں۔ حضرت چوہدری صاحب نے بڑی محنت اور تگ و دو کے بعد پٹنی ساؤتھ فیلڈز کے علاقہ میں ایک قطعہ زمین مع مکان کے 2223 پاؤنڈز (اس وقت کے لحاظ سے قریباً تیس ہزار روپیہ) اگست 1920ء میں خرید لیا۔ یہ قطعہ زمین دو مکانات اور ایک ایکڑ کے قریب باغ پر مشتمل تھا۔ اگست 1919ء سے فروری 1921ء تک حضرت مولوی عبدالرحیم نیر صاحب حضرت چوہدری صاحب کے معاون کے طور پر کام کرتے رہے اور پھر مغربی افریقہ تشریف لے گئے۔

حضرت قاضی محمد عبداللہ

(1916ء تا 1919ء)

حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب اکتوبر 1915ء میں انگلستان پہنچے۔ مارچ 1916ء میں آپ نے حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال سے چارج لیا۔ آپ نے اس بات کی ضرورت شدت سے محسوس کی کہ احمدیہ مشن بجائے اس کے کہ کرایہ کے مکان میں ہو اپنا مکان کیوں نہ خرید لیا جائے۔ چنانچہ 2۔ اسٹار سٹریٹ عقب آکسفورڈ سٹریٹ مارگیج پر حاصل کیا گیا اور آپ وہاں منتقل ہو گئے۔ آپ نے لیکچرز، تقسیم لٹریچر اور خط و کتابت کے ذریعہ دعوت الی اللہ کا کام جاری رکھا۔ قریب ہی ہائیڈ پارک سپیکر کارنر تھا۔ اس لئے ہفتہ اور اتوار کو وہاں بھی لیکچر دینے شروع کئے۔ حضرت قاضی صاحب کے ساتھ اپریل 1917ء سے جنوری 1920ء تک حضرت مفتی محمد صادق صاحب کام کرتے رہے۔

حضرت مولوی مبارک علی

(1921ء تا 1923ء)

آپ اگست 1920ء میں لندن تشریف لائے۔ ستمبر 1921ء میں آپ نے محترم حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال سے چارج لیا۔ جنوری 1923ء تک کام کرتے رہے۔ بعد ازاں آپ جرمن مشن کی بنیاد رکھنے کے لئے جرمنی تشریف لے گئے۔ آپ بھی لیکچرز اور تقسیم لٹریچر

کے ذریعہ دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ خاص اہم شخصیات کو مشن ہاؤس میں مدعو کر کے انہیں دعوت الی اللہ کرتے تھے۔

حضرت مولانا عبدالرحیم نیر

(1923ء تا1924ء)

جنوری 1923ء میں آپ مغربی افریقہ میں احمدیت کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے کے بعد لندن تشریف لائے اور حضرت مولوی مبارک علی صاحب سے چارج لیا۔ آپ نومبر 1924ء تک کام کرتے رہے۔ 1924ء میں ویمبلے انٹرنیشنل نمائش منعقد ہوئی اور اس موقع پر ایک عظیم مذہبی کانفرنس کا بھی انتظام کیا گیا۔ حضرت نیر صاحب کو منتظمین کانفرنس نے دین حق کے موضوع پر لیکچر کی دعوت دی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور بنفس نفیس تشریف لا کر کانفرنس کو خطاب فرمادیں۔ حضور نے آپ کی درخواست منظور فرمائی۔ اگست 1924ء میں حضور دمشق، مصر، اٹلی، سوئٹزرلینڈ اور فرانس سے ہوتے ہوئے انگلستان تشریف لائے۔ لندن کے وکٹوریہ سٹیشن پر حضرت نیر صاحب اور انگلستان کے بعض نامی گرامی شرفاء نے آپ کا استقبال کیا۔ وکٹوریہ سٹیشن سے حضور سینٹ پال چرچ کے سامنے لڈگیٹ برج پر تشریف لے گئے اور وہاں احمدیت کی ترقی کے لئے دعائیں کیں۔ حضور کی رہائش کے لئے 6 چیشم پلیس کرایہ پر حاصل کیا گیا تھا۔ 19/اکتوبر 1924ء کو حضور نے بیت فضل لندن کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس دوران حضرت ملک غلام فرید صاحب حضرت نیر صاحب کے ساتھ کام کرتے رہے۔

حضرت مولوی عبدالرحیم درد

(1924ء تا1928ء۔ 1934ء تا1938ء)

حضرت مولوی عبدالرحیم درد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے قافلے کے ساتھ 24/اگست 1924ء کو لندن تشریف لائے۔ قیام لندن کے دوران 4/اکتوبر 1924ء کو حضور نے محترم درد صاحب کو امام بیت فضل لندن مقرر فرمایا۔ آپ نے بیت فضل لندن کی تعمیر کا کام مکمل کروایا اور بیت کے افتتاح کے لئے شہزادہ فیصل کو دعوت دی جوانہوں نے قبول کرلی۔ لیکن بعد میں مخالفت کے باعث انہوں نے معذوری ظاہر کی جس پر حضرت درد صاحب نے حضور کی اجازت سے سر عبدالقادر کو بیت کے افتتاح کی دعوت دی جوانہوں نے بصد خوشی قبول کر لی اور بیت کا افتتاح 3/اکتوبر 1926ء کو عمل میں لایا گیا۔ افتتاحی تقریب میں انگلستان کے لارڈز، ممبرز آف پارلیمنٹ، سفراء اور ہندوستان کے مہاراجگان میں سے بعض نے شرکت کی۔ انگریزی اخبارات نے اس تقریب کی روداد تفصیلاً اور تصاویر بھی شائع کیں۔

1925ء میں لندن کے ایک اخبار سٹار نے ایک کارٹون شائع کیا جس میں آنحضرت ﷺ کی توہین کی گئی تھی۔ حضرت درد صاحب نے اس کے خلاف منظم احتجاج کیا۔ اخبارات کے علاوہ اسلامی ممالک کے سفراء کو بھی احتجاج کے لئے کہا۔ اس کا بہت گہرا اثر ہوا اور اس اخبار کے ایڈیٹر نے معافی مانگ لی۔ حضرت درد صاحب نے ہالینڈ، بیلجیئم، فرانس، سپین، آسٹریا اور البانیہ کا دورہ کیا۔ 1927ء میں انگلستان میں ایک توہین آمیز کتاب "محمد ﷺ" شائع ہوئی جس میں آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس پر ناروا حملے کئے گئے تھے۔ جناب درد صاحب نے اس کے خلاف ایک زبردست مہم چلائی جس کے نتیجہ میں حکومت برطانیہ نے اس کتاب پر ہندوستان میں پابندی لگا دی۔ ہندوستانی اخبارات میں بھی حضرت درد صاحب کی کارگزاری کا خوب چرچا ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے قیام کے دوران انگلستان میں یہ فیصلہ بھی فرمایا کہ ریویو آف ریلیجنز کو لندن منتقل کیا جائے اور حضرت درد صاحب کو اس کا ایڈیٹر مقرر فرمایا۔ یہ رسالہ 1925ء سے جولائی 1931ء تک لندن سے شائع ہوتا رہا۔

حضرت درد صاحب دوبارہ 2 فروری 1934ء کو انگلستان تشریف لائے اور حضرت مولوی فرزند علی خاں صاحب سے چارج لیا۔ حضرت درد صاحب نے لندن سے ایک ہفتہ وار اخبار "مسلم ٹائمز" جاری کیا۔ نیز "الاسلام" کے نام سے ایک رسالہ جو حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث) نے جو ان دنوں بغرض تعلیم برطانیہ میں مقیم تھے جاری کیا تھا، اس کی اشاعت میں ان کی مدد کرتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خصوصی ہدایت پر آپ نے قائداعظم محمد علی جناح سے جو ان دنوں مستقلاً لندن میں رہائش پذیر تھے متعدد ملاقاتیں کیں اور قائداعظم کو ہندوستان جاکر مسلمانوں کی راہنمائی کرنے پر آمادہ کیا۔ قائداعظم نے بیت فضل لندن میں ہندوستان کی آزادی کے موضوع پر تقریر بھی فرمائی۔ حضرت درد صاحب نے دوران قیام انگلستان اپنی کتاب The life of Ahmad کا مسودہ مکمل کیا جو بعد میں شائع ہوا۔ حضرت درد صاحب نے ممبران پارلیمنٹ، لارڈز اور دیگر نامور انگریز مصنفین سے قریبی تعلقات قائم کئے۔

حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی خان

(1928ء تا1934ء)

حضرت خانصاحب اکتوبر 1928ء میں لندن تشریف لائے اور حضرت درد صاحب سے چارج لیا۔ آپ نے بیت کے باغ اور ملحقہ مکان کی تزئین و آرائش کے سلسلہ میں خصوصی کام کیا۔ گول میز کانفرنسوں میں شرکت کے لئے آنے والے وفود کو بیت میں آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ علامہ اقبال، مولانا غلام رسول مہر اور قائداعظم محمد علی جناح بیت آتے جاتے رہے۔ جولائی 1931ء تک آپ ریویو آف ریلیجنز کی ادارت کرتے رہے۔

حضرت مولانا جلال الدین شمس

(1936ء تا1946ء)

حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب 1936ء میں انگلستان تشریف لائے اور 1938ء تک حضرت درد صاحب کے ساتھ کام کرتے رہے۔ 1938ء میں آپ نے درد صاحب سے چارج لیا۔ حضرت شمس صاحب نے ہائیڈ پارک سپیکر کارنر میں مسٹر گرین نامی ایک پادری سے ایک سال تک ہفتہ وار مناظرہ کیا اور ہر دفعہ اسے شکست دی۔ جس کا تذکرہ کثرت سے لندن کے اخبارات میں بھی ہوا۔ آپ نے اس دوران اپنی مشہور کتاب Where did Jesus die? تصنیف فرمائی جس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ آپ کی زیرنگرانی قرآن مجید کے ڈچ، روسی، اٹالین، فرانسیسی، پولش اور سپینش تراجم مکمل ہوئے۔ آپ نے بشپ آف گلاسٹر کو دعوت مقابلہ دی جو وہ قبول کرنے سے قاصر رہے۔ جنگ عظیم دوم کے دنوں میں جب بیت فضل کے اردگرد کا علاقہ جرمن بمباری سے مسمار ہو گیا تھا۔ آپ نے خدا سے خبر پاکر احمدیوں سے کہا کہ وہ بیت میں آکر سویا کریں کیونکہ بیت کو اللہ تعالیٰ نے بچانے کا وعدہ کیا ہے۔ آپ نے دور امامت میں ہندوستان سے ایک درجن سے زائد مربیان کا قافلہ لندن وارد ہوا۔ آپ نے ان کی تربیت فرمائی اور بعد میں یہ سب یورپ کے مختلف ممالک میں بانی مربیان ثابت ہوئے۔ حضرت شمس صاحب کا دور دعوت الی اللہ کے لحاظ سے ایک سنہرا دور ہے۔

مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب

(1946ء تا1950ء)

مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب 1946ء تک حضرت شمس صاحب کے ساتھ کام کرتے رہے اور 1946ء میں ان سے چارج لیا۔ محترم باجوہ صاحب نے جماعت احمدیہ انگلستان کا جلسہ منعقد کیا جس میں انگریز مقررین کو بلایا۔ اس جلسہ میں مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب نے قادیان کے مناظر کی فلم بھی دکھائی۔ اس جلسہ میں یورپین مبلغین نے بھی شرکت کی۔ آپ نے چرچ کو دعوت دی اور ایک پمفلٹ اس موضوع پر کثرت سے تقسیم کروایا۔ فروری 1949ء میں حضرت مصلح موعود کی ہدایت پر مکرم آرچرڈ صاحب نے گلاسگو میں مشن قائم کیا۔ اس مشن کی عمومی نگرانی لندن مشن کے سپرد تھی۔

مکرم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب

(1950ء تا1955ء)

محترم ظہور احمد صاحب 1945ء سے 1949ء تک بطور نائب امام بیت فضل لندن کام کرتے رہے۔ آپ دوبارہ جون 1950ء میں بطور امام بیت فضل لندن تشریف لائے اور مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب سے مشن کا چارج لیا۔ 1953ء میں پاکستان میں جماعت کے خلاف شورش ہوئی تو مکرم باجوہ صاحب نے حضرت مصلح موعود کی ہدایت پر ایک طرف تو دنیا بھر کے مربیان کو تازہ حالات سے باخبر رکھا اور دوسری طرف جماعت کے نقطہ نظر کو ممبران پارلیمنٹ، برٹش پریس اور عمائدین تک پہنچایا۔ آپ کی یہ مہم نہایت کامیاب رہی اور کئی اخبارات نے جماعت کی تائید میں مضمون لکھے۔

مکرم مولود احمد خان صاحب

(1955ء تا1960ء)

مکرم مولود احمد خان صاحب ستمبر 1953ء میں لندن کے لئے روانہ ہوئے اور 1955ء تک حضرت چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب کے ساتھ کام کرتے رہے۔ آپ نے 14/اپریل 1955ء کو مکرم باجوہ صاحب سے چارج لیا۔ آپ نے زیادہ تر دعوت الی اللہ کلبوں اور سوسائٹیوں میں تقاریر کے ذریعہ کی۔ 1955ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بغرض علاج انگلستان تشریف لائے اور مشن ہاؤس میں مقیم ہوئے۔ جماعت احمدیہ برطانیہ نے حضور کے اعزاز میں گروز ہوٹل وکٹوریہ میں ایک شاندار استقبالیہ تقریب منعقد کی جس میں عمائدین شہر نے حضور کو لندن آنے پر خوش آمدید کہا۔ قیام لندن کے دوران حضور نے ایک یورپین مربیان کانفرنس کا انعقاد فرمایا۔ اکتوبر 1952ء سے اکتوبر 1966ء تک گلاسگو مشن براہ راست لندن مشن کے زیرنگرانی رہا۔

مکرم چوہدری رحمت خان صاحب

(1960ء تا1964ء)

مکرم چوہدری رحمت خان صاحب 22 اکتوبر 1960ء کو لندن تشریف لائے اور مکرم مولود احمد خان صاحب سے چارج لیا۔ آپ نے زیادہ کام تربیت کے میدان میں کیا۔ قرآن مجید کا درس شروع کیا۔ احباب کے گھروں پر جا کر ان کی تربیت کی طرف توجہ دی۔

مکرم بشیر احمد خان رفیق صاحب

(1964ء تا 1971ء ۔ 1972ء تا 1979ء)

مکرم بشیر احمد رفیق صاحب فروری 1959ء میں لندن پہنچے۔ آپ کا تقرر بطور نائب امام ہوا۔ آپ نے پہلے مکرم مولود احمد صاحب اور پھر مکرم چوہدری رحمت خان صاحب کے ساتھ بطور نائب امام کام کیا۔ 13 اپریل 1964ء کو آپ نے مکرم چوہدری رحمت خان صاحب سے چارج لیا۔ احمدیوں کی ایک بڑی تعداد مشرقی افریقہ سے انگلستان منتقل ہوئی۔ نیز پاکستان سے بھی کثرت سے احمدی انگلستان آئے۔ ان کی ملازمتوں اور رہائش وغیرہ میں راہنمائی اور مدد کا کام بشیر احمد رفیق صاحب نے اپنے معاونین کے ساتھ سرانجام دیا۔ ماہوار رسالہ...... ہیرالڈ اور اردو زبان میں اخبار احمدیہ پندرہ روزہ جاری کیا۔ گیارہ کتابیں انگریزی اور اردو میں تصنیف اور شائع کیں۔ پریذیڈنٹ ٹب مین آف لائبیریا کی دعوت پر بطور سٹیٹ گیسٹ لائبیریا کا دورہ کیا۔ رائل پریس کلب آف برطانیہ کے ممبر منتخب ہوئے۔ روٹری کلب آف وانڈز ورتھ کے پہلے ایشیائی صدر منتخب ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ ان کے ساتھ یورپین دوروں میں شامل رہے۔ 1976ء میں امریکہ کے دورہ کے موقع پر پرائیوٹ سیکرٹری بھی رہے۔ 1970ء میں نیا مشن ہاؤس "محمود ہال" احاطہ بیت فضل لندن میں تعمیر ہوا۔ سنڈے سکول پہلی مرتبہ جاری کیا۔ 1964ء میں جلسہ سالانہ برطانیہ کی بنیاد رکھی۔ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے سالانہ اجتماعات کو جاری کیا۔ 1978ء میں انٹرنیشنل صلیب کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے خطاب فرمایا۔ ساؤتھ ہال اور جلنگھم میں عیسائیوں سے کامیاب مناظرے کئے۔ انگلستان میں ایام دعوت الی اللہ منانے کا آغاز کیا۔ نوجوانوں کے لئے سیمینار اور تعلیم القرآن کلاسز کا اجراء کیا۔ وزیراعظم ماریشس، صدر ایوب خان، شیخ محمد عبداللہ، پرصدر ٹب مین اور دیگر بیرونی ممالک سے آنے والے عمائدین سے ملاقاتیں کر کے احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ برطانیہ میں مقیم سفراء سے ملاقاتیں اور دعوت الی اللہ کا سلسلہ جاری رہا۔ ان کے دور میں انگلستان میں 21 جماعتوں کا قیام عمل میں آیا۔

مکرم چوہدری شریف احمد باجوہ صاحب

(1971ء تا 1972ء)

مکرم چوہدری شریف احمد باجوہ صاحب جنوری 1971ء میں انگلستان تشریف لائے۔ آپ کو ڈیڑھ سال کام کرنے کی توفیق ملی۔

آپ نے مختلف نوعیت کے تربیتی، تعلیمی اور دعوت الی اللہ امور سرانجام دینے کی توفیق پائی۔

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب

(1979ء تا 1983ء)

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے مئی 1979ء میں بشیر احمد خان رفیق صاحب سے چارج لیا۔ محترم شیخ صاحب نے زیادہ تر تربیتی کام کیا۔ تعلیم القرآن کلاس کو ترقی دی اور کئی مشن ہاؤسز خریدنے کا اعزاز بھی ان کے حصہ میں آیا۔

آپ کے زمانہ میں قیام نماز بیوت الذکر میں حاضری، تربیتی کلاسوں اور جماعتی دورہ جات پر بہت زور دیا گیا۔ مالی قربانی کے لحاظ سے بھی جماعت نے ترقی کی۔ برطانیہ میں عرصہ قیام مکمل کرنے کے بعد آپ 26 نومبر 1983ء کو امریکہ تشریف لے گئے۔

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب

(1983ء تا حال)

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب بطور نائب امام 1970ء میں تشریف لائے اور 1973ء میں واپس مرکز تشریف لے گئے۔ پھر دوبارہ 1983ء میں بحیثیت امام بیت فضل لندن تقرری ہوئی اور تاحال خدمت بجا لا رہے ہیں۔ مکرم امام راشد صاحب کو اپنے اس عہدے کو سنبھالے ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ بعض ناگزیر حالات کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو پاکستان سے انگلستان آنا پڑا جہاں مکرم امام صاحب کو حضور اقدس کے اچانک تشریف لانے پر ان کے استقبال کے بے شمار انتظامات اور جماعت کو ہنگامی طور پر ان کی ذمہ داریوں سے آگہی اور پھر نگرانی کی ذمہ داری ادا کرنی تھی۔ اس کے علاوہ اپنے منصب کے فرائض بھی پورے کرنے تھے۔ جنہیں آپ نے بفضل اللہ تعالیٰ اپنی خدا داد قابلیت کے ساتھ نہایت احسن رنگ میں نبھایا۔ حضور اقدس کی لندن تشریف آوری کے بعد تو عملاً لندن جماعت احمدیہ کا مرکز بن گیا اور حضور اقدس نے مکرم امام صاحب کے سپرد بہت سی ذمہ داریاں سونپیں۔ جن میں تربیتی، انتظامی اور علمی ذمہ داریاں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جن کا سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات کے بعد اب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ جاری وساری ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے 19 سالہ قیام کے دوران آپ کو متعدد نمایاں خدمات کی توفیق ملی۔

مکرم راشد صاحب نے امامت کے علاوہ افسر جلسہ گاہ، ایم ٹی اے، قضا بورڈ، سیکرٹری خلافت کمیٹی، مشنری انچارج یو کے، تمام کرہ ارض میں پھیلی جماعتوں کی دعوت پر خطابات، یونیورسٹیوں میں لیکچرز، ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر جماعت کی نمائندگی کے فرائض نبھائے۔ جن کا سلسلہ اب بھی جاری وساری ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اپریل 2003ء میں وفات کے موقعہ پر بعد انتخاب خلافت میں بحیثیت سیکرٹری خلافت کمیٹی اس احساس ذمہ داری کو بہت خوبی و ہنرمندی اور نفاست سے نبھایا اور پھر حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کے خلافت خامسہ کی ذمہ داری سنبھالنے کا عالمگیر اعلان کرنے کی سعادت پائی۔ آنجناب ہنوز برطانیہ میں تمام مربیان سلسلہ کے انچارج ہیں۔

☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 6 مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب

ہمارے لئے ہمدردیاں ججز کے دلوں میں پیدا کرتا ہے جس میں میرا کوئی کمال نہ ہے نہ میرا طرز تکلم اور درخواست صرف اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہی ہوتی ہے اور نتیجہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیتا ہوں اس کے تمام فیصلہ پر ہم ہر طرح سے راضی ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا سلوک بھی خواجہ صاحب سے اس طرح ہوتا تھا کہ واضح تائید و نصرت جماعتی مقدمات میں دکھائی دیتی تھی اور ناممکن معاملہ کو ممکن بنتے ہوئے ہم دیکھ رہے ہوتے تھے بعض متعصب اور مخالف جج بھی خواجہ صاحب کے طرز کلام اور مدبرانہ گفتگو سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتے تھے اس معاملہ میں وہ جج یا تو موافق ہو جاتے یا پھر اس معاملہ کو کسی اور کے پاس بھجوا کر اس مقدمہ سے علیحدہ ہو جاتے ان کی اپنی پریکٹس کے آغاز سے لے کر تا وفات تمام جج حضرات ان کا احترام خاص کرتے اور اکثر اوقات قانونی منہ شگافیوں کے حل کے لئے کورٹ روم میں موجود خواجہ صاحب سے فریقین کے وکلاء کی موجودگی میں ان کی رائے لیتے اور ان کے رائے فریقین اور ججز کو مطمئن کرنے والی ہوتی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان کی وفات پر ان کے بارے میں اس طرح خوشنودی کا اظہار کیا کہ ان کے کارنامے تاریخ احمدیت میں آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں یہ تحریر ان کے کتبہ پر بھی کندہ ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طرف سے آمدہ خطوط جو جماعتی مقدمہ کے حق میں فیصلہ کے بعد خواجہ صاحب کو موصول ہوتے ان میں پُرستائش رنگ میں ان کی خدمات کا اعتراف بھی ہوتا اور مستقبل میں ان کی راہنمائی کے لئے اصول بھی۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی مکرم خواجہ صاحب کی عدالتی کارکردگی سے مطمئن تھے ان کو عدالتی امور میں مزید آگاہی کے لئے اپنے تجربات سے آگاہ کرتے تھے اور ہر ملاقات میں زیادہ گفتگو عدالتی امور پر ہی ان کے ساتھ ہوتی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب جماعتی مقدمہ میں جب رہا ہو کر ربوہ آئے تو خواجہ صاحب بھی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے خاکسار اس موقعہ پر بھی حاضر تھا حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ آپ نے باسط کو آدھا وکیل بنا دیا ہے۔ خواجہ صاحب نے جواباً کہا کہ نہیں صاحبزادہ صاحب میں نے اس کو پورا وکیل بنا دیا ہے میں اس سے مشورہ بھی کرتا ہوں اس کی بات بھی مان لیتا ہوں۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کی نظر شفقت کی ہی عنایت ہے کہ اس قسم کی عدالتی معلومات لکھنے کی توفیق مل رہی ہے خواجہ سرفراز احمد صاحب کو بجا طور پر عدالتی دنیا میں احمدی شاہسوار کہا جا سکتا ہے ان کی عدالتی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے جو اطاعت خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا سے جڑا ہوا ہے۔ ان کی ہم رکابی میں ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ جج صاحبان کے ساتھ گزرے لمحات واقعات کی صورت میں لکھ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان تاریخی عدالتی یادداشتوں کو جماعت کے حق میں بہتر فرمائے اور اس کے نیک نتائج جماعت احمدیہ کی ترقی میں ممد و معاون ہوں اللہ تعالیٰ مکرم خواجہ صاحب کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے لواحقین کو ان کی جاری کردہ نیکیوں کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم عبدالباسط بٹ صاحب

عدالتی میدان کے احمدی شہسوار

خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ

خواجہ سرفراز احمد صاحب ھمہ جہت بردبار اور باا ثر شخصیت کے مالک تھے اس حوالہ سے ان کے آباء کا ذکر ضروری ہے۔ آپ کے والد خواجہ عبدالرحمٰن صاحب فدائی اور مخلص احمدی تھے وہ ایک ہمدرد غمگسار اور نافع الناس وجود تھے سیالکوٹ میں آمد کے بعد تاوفات وہ احمدیت اور انسانیت کی خدمت کے لئے صبح شام کوشاں رہے اور اپنی اولاد کو بھی خلافت احمدیہ کے ساتھ اخلاص ووفا کے ساتھ وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ ان کا ایک مشفقانہ تعلق تھا اور جماعتی اور اجتماعی معاملات میں ان کو یاد کیا کرتے تھے۔ مکرم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب دربار خلافت میں انتہائی عاجزی انکساری اور تابعداری کے ساتھ حاضر ہوتے خواجہ عبدالرحمٰن صاحب کی خلافت سے اخلاص کے ساتھ وابستگی تھی کہ مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب کا نکاح حضرت چوہدری ظفراللہ صاحب کے بھائی چوہدری اسداللہ خان صاحب کی دختر سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 26 دسمبر 1955ء برموقعہ جلسہ سالانہ خود پڑھایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ رشتہ انتہائی کامیاب اور بابرکت رہا۔

1974ء کے پُر آشوب ایام میں غیر معمولی خدمات کی توفیق پائی۔ اور بلا معاوضہ عدالتی خدمات بجالاتے رہے۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے دفتر وقف جدید میں ہی حاضر ہوتے اگر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ان کو گھر پر ملنے کی خواہش کا اظہار کرتے تو خواجہ صاحب جواباً عرض کرتے کہ صاحبزادہ صاحب جماعتی دفتری اور خانگی مصروفیات کی وجہ سے آپ کو آرام کا وقت بھی ملنا چاہئے آپ آرام فرمانے کے لئے بھی وقت نکال لیا کریں میں تو دفتر میں حاضر ہو کر ثواب لے لیا کروں گا۔ خواجہ صاحب نصیحتاً منع کیا کرتے کہ دوپہر کو آرام کے وقت کسی بزرگ کو ملنا خلاف ادب ہے جب حضرت مرزا طاہر احمد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہو گئے تو احترام خلافت میں انتہائی عاجزی وانکساری آ گئی منصب خلافت پر متمکن ہونے کے بعد ملاقات میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا سرفراز تم ملنے نہیں آئے خواجہ صاحب نے عرض کیا دربار خلافت میں جماعتی امور اور احباب جماعت کے ساتھ بے پناہ مصروفیت کی وجہ سے مناسب نہ سمجھا کہ ذاتی ملاقات کی جائے اس لئے اجتماعی ملاقات میں حاضر ہوا ہوں۔ پھر جلد ہی 1984ء آ گیا اور خواجہ سرفراز صاحب کو دربار خلافت سے بلاوا آیا خواجہ صاحب پیغام پہنچنے پر عدالت میں پیش تھے وہاں سے فوری معذرت کر کے ربوہ کے لئے روانہ ہو گئے اور دربار خلافت میں حاضری دی۔

حضور ایدہ اللہ کے خلاف بھی جماعتی مقدمہ میں خواجہ صاحب کو عدالتی خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ دربار خلافت میں خواجہ صاحب کے اخلاص ووفا کے جواب میں حضور کے دستی قلمی خطوط ایک درخشاں باب ہیں جن میں حضور نے خواجہ صاحب کے اخلاص سے بھری کارکردگی کو سراہا ہے خواجہ صاحب کہتے تھے کہ میں تو خط لکھنے میں بہت سست ہوں مجھے علم نہیں کہ حضور کو کیسے علم ہو جاتا ہے حضور کی شفقت ہے جس پر میں جتنا بھی ناز کروں کم ہے خاکسار کو حضور کے آمدہ خطوط دکھاتے اور اپنی آنکھوں میں نمی لئے اس پر شکر گزار ہوتے۔ حضور کے شفقت ومحبت کا سلسلہ ان کے گھر والوں کے ساتھ بھی ویسا تھا حضور ملاقات کے وقت بچوں اور اہل خانہ کا تفصیل سے پوچھتے۔

خواجہ صاحب کی زندگی کا آخری دن بھی غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے جب کہ خاکسار کو حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے پیغام بھجوایا کہ آپ فوری طور پر خواجہ صاحب کے پاس صبح لاہور پہنچ جائیں اور ان کو گزارش کریں کہ وہ علاج کے لئے مان جائیں خاکسار کے علم میں تھا کہ اس دن سپریم کورٹ لاہور بینچ میں خواجہ صاحب کے ذاتی مقدمہ کی تاریخ تھی خواجہ صاحب پہلی دفعہ اس دن اپنی پیپر بک جو مقدمہ میں پیش کرنی تھی بھول آئے اور انہوں نے ججز کو درخواست کی کہ آج میرے ساتھ میرا معاون نہ تھا اور میں پیپر بک گھر بھول آیا ہوں بینچ کے تمام ممبران نے یہ کہا خواجہ صاحب ہم کو علم ہے کہ آپ وقت کے پابند اور اپنے شعبہ سے وفا رکھتے ہیں اور یہ بھول ہو گئی ہے کوئی بات نہیں بہرحال جو ریلیف آپ چاہتے ہیں ہم آپ کو apeal leave to grant دیتے ہیں بعد از سماعت خواجہ صاحب نے خاکسار سے کہا کہ آج آپ ساتھ نہیں تھے اور میری طبیعت بھی ناساز تھی اور میں پیپر بک گھر بھول آیا یہ خدا کا فضل ہے کہ فل بینچ نے مجھے وہ ریلیف دے دیا جو میں چاہتا تھا دوران سماعت کورٹ روم میں خواتین وکلاء کا گروپ سپریم کورٹ کی کارروائی دیکھنے آیا ہوا تھا خواتین کا وہ گروپ خواجہ صاحب سے ملنے سپریم کورٹ کے کیفے ٹیریا میں آ گیا اور خواجہ صاحب سے کہنے لگیں کہ تمام ججز آپ کا بہت ہی احترام کرتے ہیں کیا وجہ ہے خواجہ صاحب نے جواب دیا کہ میں قانون کا احترام کرتا ہوں وہ میرا احترام کرتے ہیں پھر انہوں نے کہا کہ ہمارے گھر والے ہمیں وکالت کی پریکٹس کی اجازت دینے پر آمادہ نہ ہیں اس پر خواجہ صاحب نے کہا آپ مجھے اپنے والدین کا فون نمبر دیں میں خود ان سے بات کروں گا خواجہ صاحب نے کہا کہ میری عمر آج ستر برس ہو گئی ہے شاید میں آپ کو جج بنتا نہ دیکھ سکوں خواجہ صاحب کی ستر سال کی عمر سن کر خاکسار چونک سا گیا سپریم کورٹ کی واپسی پر ہم لاہور ہائیکورٹ بار کے بار روم میں سے گزر رہے تھے کہ وہاں پر مکرم مبشر لطیف صاحب ایڈووکیٹ اور مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ موجود تھے انہوں نے ایک اخبار ہاتھ میں پکڑ رکھی تھی کہ اس اخبار میں آیا ہے کہ ایک دہشت گرد سے ہٹ لسٹ ملی ہے جس میں دوسرے لوگوں کے علاوہ خواجہ سرفراز احمد قادیانی کا نام بھی شامل ہے خواجہ صاحب نے جواباً کہا کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے مجھے کوئی خطرہ نہیں مجھ پر تو مولوی محمد اسلم قریشی کا حملہ بھی کارگر نہ ہو سکا اس لئے میں بالکل محفوظ ہوں۔ وہاں سے روانگی کے وقت خاکسار نے عرض کیا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کا پیغام ہے کہ آپ آج ڈاکٹر کے پاس چیک اپ کے لئے ضرور جائیں خواجہ صاحب یہ سن کر ہنس پڑے اور کہنے لگے اچھا چلو میں تیری بات مان لیتا ہوں اور گھر جا کر اپنی بیٹی کو کہا کہ اپنے چچا مختار احمد بٹ کو کہہ دے کہ وہ چار بجے آ جائیں میں ان کے ساتھ ہسپتال چیک اپ کرانے چلا جاؤں گا خاکسار نے ربوہ اطلاع دے دی کہ آپ حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں یہ عرض کر دیں کہ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گئی ہے خواجہ صاحب اپنے بھائی کے ساتھ آج ہسپتال جائیں گے ہسپتال پہنچنے پر ڈاکٹر صاحبان نے جب معائنہ کیا کہ دل کے تین وال بند ہیں اس لئے آپریشن فوری ہونا چاہئے اس پر خواجہ صاحب سے رضامندی حاصل کر کے آپریشن کی تیاری شروع کر دی خواجہ صاحب کو آپریشن تھیٹر میں لے جایا گیا اور ابھی ابتدائی ادویات دی جا رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آ گیا اور مکرم خواجہ صاحب نے آپریشن تھیٹر میں اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے لئے خواجہ صاحب کے جسد خاکی کو دارالضیافت ربوہ لایا گیا خواجہ صاحب کی وفات کے موقعہ پر خاکسار جب ربوہ ایمبولینس پر پہنچا تو حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب دارالضیافت میں انتظار میں کھڑے تھے اس ایمبولینس میں خاکسار کے ساتھ محمد زکریا نصراللہ ابن چوہدری اعجاز نصراللہ خان تھے تابوت کو دارالضیافت کے کمرہ میں رکھنے کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب تشریف لائے حضرت صاحبزادہ صاحب نے خواجہ سرفراز احمد صاحب کی پیشانی پر بوسہ لے کے ان کی عظمت اور خدمت احمدیت کو سلام پیش کیا جو ایک خواجہ صاحب کے لئے منفرد اعزاز تھا۔ یہ خواجہ صاحب کی ان خدمات اور اطاعت کا اعتراف تھا جو انہوں نے للّٰہی اخلاص کے ساتھ جماعت کے لئے سرانجام دی تھیں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور رضا کی جنتوں میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

خدا تعالیٰ نے توفیق بخشی کہ خاکسار جماعتی مقدمات میں ان کی ہمرکابی کا شرف حاصل کر سکے۔ خواجہ سرفراز احمد صاحب متوکل قسم کے انسان تھے اتنی قابلیت اور تجربہ کے باوجود وہ تکبر سے بالکل مبرا تھے۔ تمام معاملات کو خدا تعالیٰ کی خوشنودی سے پہچانتے تھے۔ کسی دوستی تعلق کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ تمام عدالتی معاملات کی سماعت کے موقعہ پر جانے پہچانے جج صاحبان کے باوجود خدا تعالیٰ کے تصرف پر یقین رکھتے تھے۔ ہر معاملہ کو خدا تعالیٰ سے مقرر کردہ سمجھتے تھے۔ اپنے آپ کو ایک ناچیز سمجھتے اور خدمت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے اور دنیاوی وجاہت اور وقار کے باوجود سادگی ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی برجستہ اور مؤثر جواب میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا مکرم خواجہ صاحب مدبرانہ اور دانشمندانہ طریق پر اپنے معاملہ کو پیش کرتے اور اپنے دلائل کو ایک مضبوط وزن دے کر جج کو اپنے موقف کی تائید پر قائل کرتے عدالتی تاریخ احمدیت میں مکرم خواجہ صاحب کا نام ہمیشہ روشن رہے گا کیونکہ انہوں نے بلا معاوضہ اور بے لوث ہو کر جماعتی مقدمات میں اپنی ذاتی پریکٹس کو پس پشت ڈال کر اہمیت دی یہاں تک کہ ان کی کینیڈا کی امیگریشن کے آغاز پر ہی حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کا مقدمہ شروع ہو گیا وہ صرف امیگریشن کی پہلی اینٹری کے لئے تاریخ سماعت کے اگلے دن کینیڈا روانہ ہوئے اور اگلی تاریخ سماعت سے قبل پاکستان واپس پہنچ گئے دونوں تاریخوں کے درمیان شاید ایک ہفتہ کا وقفہ تھا تا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے معاملہ کو اپنی ذاتی نگرانی میں طے کریں جماعتی کیسز میں اپنے دلائل کے ساتھ ایک بارعب طرز تخاطب بھی رکھتے تھے بعض اوقات خاکسار ان کو گزارش کرتا کہ احتیاط سے اپنا مؤقف پیش کریں کیونکہ اس معاملہ میں فیور بھی لینی ہے لیکن خواجہ صاحب کا کہنا تھا ہمارا قادر مطلق خدا ہے جو دلوں کو پھیر کر

باقی صفحہ 5 پر

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

2/اکتوبر 2013ء

12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 ستمبر 2013ء (عربی ترجمہ)
1:35 am	طب وصحت
2:05 am	نور مصطفویؐ
2:15 am	ہمارے پرندے
2:45 am	علم الابدان
3:10 am	غزوات النبیؐ
4:05 am	سوال وجواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:05 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:05 am	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ جرمنی
7:05 am	ہمارے پرندے
7:35 am	نور مصطفویؐ
7:55 am	علم الابدان
8:20 am	غزوات النبیؐ
9:20 am	طب وصحت
10:00 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:20 am	الترتیل
12:00 pm	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 5/اکتوبر 2008ء
12:45 pm	ریئل ٹاک
1:50 pm	سوال وجواب 8 جولائی 1995ء
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	سواحیلی سروس
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 دسمبر 2007ء
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	دینی وفقہی مسائل
8:45 pm	قرآنک آرکیالوجی
9:30 pm	فیتھ میٹرز
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 5/اکتوبر 2008ء

3/اکتوبر 2013ء

12:15 am	ریئل ٹاک
1:25 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	جماعت احمدیہ کا تعارف
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 دسمبر 2007ء
3:50 am	انتخاب سخن
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
6:00 am	الترتیل
6:35 am	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع
7:25 am	دینی وفقہی مسائل
8:10 am	قرآنک آرکیالوجی
8:55 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:25 am	یسرنا القرآن
11:35 am	ایوان طاہر کینیڈا کا افتتاح
1:05 pm	(سچائی کا نور)
2:05 pm	ترجمۃ القرآن کلاس 6 2 نومبر 1996ء
3:10 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	پشتو مذاکرہ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	(سچائی کا نور)
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 ستمبر 2013ء (بنگلہ ترجمہ)
8:05 pm	کسر صلیب
8:50 pm	Maseer-E-Shahindgan
9:25 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:45 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	الحوار المباشر Live

درخواست دعا

مکرم رانا ساجد احمد صاحب دارالانوار ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم رانا ناصر احمد صاحب دارالانوار ربوہ تقریباً 2 سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں کمزوری کافی ہے چلنے پھرنے سے بھی معذور ہیں۔

نیز ان کی اہلیہ محترمہ ضیاء القمر صاحبہ گزشتہ دو ہفتہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں جوڑوں کے درد، گردہ اور پتے میں پتھری کی وجہ سے داخل ہیں۔ قے نہیں رک رہی جس کی وجہ سے کمزوری کافی ہے۔ غذا کھانے میں بھی مشکل ہے۔ احباب جماعت سے ہر دو کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم انیس احمد محمود صاحب معلم سلسلہ وقف جدید چک 9 6 گ ب صریح جڑانوالہ فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ 96 گ ب صریح جڑانوالہ فیصل آباد کے آٹھ بچوں الماس احمد ودود واقف نو، شاہد طیب، محمد سعد، معاذ احمد، وقاص احمد، منیب الرحمٰن، کاشف داؤد اور سلمان سرور کی تقریب آمین مورخہ 13 ستمبر 2013ء کو بعد نماز جمعہ ہوئی۔ ان بچوں سے مکرم حافظ محمد اکرم بھٹی صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ ان بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت سابق معلم 96 گ۔ب صریح مکرم عطاء المنان قمر صاحب اور خاکسار کو حاصل ہوئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو ہمیشہ قرآن کریم کو پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد عرفان خان رند صاحب خادم بیت المنعم دارالنصر غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا نواسہ ماہد احمد ابن مکرم راشد احمد بلوچ صاحب گزشتہ ایک ہفتہ سے شدید بیمار ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں بھی زیر علاج رہا ہے۔ پھیپھڑوں میں انفیکشن ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو شفا عطا فرمائے اور لمبی زندگی والا اور خادم دین بنائے۔ آمین

مکرم رانا محمد امجد صاحب کارکن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم رانا مبشر احمد صاحب ابن مکرم رانا صالح محمد اعجاز صاحب آف چک نمبر 285/E.B ضلع وہاڑی حال دارالفتوح شرقی ربوہ گزشتہ چند یوم سے پھیپھڑوں میں پانی کی وجہ سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل رہے ہیں اب گھر آ گئے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم میرے والد صاحب کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے اور والد صاحب کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

ولادت

مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم حافظ ھبۃ الرحمٰن صاحب استاد جامعہ احمدیہ کینیڈا کو شادی کے پانچ سال بعد مورخہ 19 جولائی 2013ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے بچی کا نام نداء الرحمٰن عطا فرمایا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم مشتاق احمد شاکر صاحب مرحوم سابق ہیڈ ماسٹر چک 137 گ ب سمندری ضلع فیصل آباد کی پوتی مکرم تقی الدین صاحب کینیڈا کی نواسی اور مکرم چوہدری فقیر اللہ صاحب سابق امیر جماعت سانگلہ ہل کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی عمر والی، نیک اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

ضرورت سٹاف نرس

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں کوالیفائیڈ نرس کی آسامی خالی ہے۔ جس نے نرسنگ کا ڈپلومہ کیا ہوا ہو۔ خواہشمند اپنی CV تعلیمی اسناد کی فوٹو کاپیاں اور درخواست ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے نام، اپنے صدر صاحب/امیر صاحب کی سفارش سے ارسال کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد ججہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے راولپنڈی اور اسلام آباد کے اضلاع کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وارا کین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران واحباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

عجائبات عالم

لینن گراڈ

روس کا اہم ترین شہر

لینن گراڈ روس کا ایک اہم شہر ہے جو خلیج فن لینڈ پر دریائے نیوا کے دہانے پر واقع ہے۔ اس کا پرانا نام سینٹ پیٹرز برگ تھا کیونکہ اس کا سنگ بنیاد 1703ء میں زار روس پیٹر اعظم نے رکھا۔ اس شہر کا شمار دنیا کے حسین ترین شہروں میں ہوتا ہے۔ جب 1689ء میں پیٹر اعظم روس کا حکمران بنا تو اس نے روس کو جدید ممالک کی صف میں کھڑا کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے پروگرام کا اہم حصہ ایک بہت بڑی بندرگاہ بنا کر روسی بحریہ کو مضبوط تر بنانا تھا اور اس کے ساتھ ایک نیا شہر بھی بسانے کا منصوبہ تھا۔

بحریہ کی ضروریات کے نقطہ نظر سے خلیج فن لینڈ میں نیوا ڈیلٹا کا دلدلی علاقہ اس شہر کی تعمیر کیلئے منتخب کیا گیا۔ اس شہر کو دارالحکومت بنانے کا فیصلہ 1712ء میں کیا گیا۔ یہ شہر ادب وفنون کا بہت بڑا مرکز بنا اور اس پر مغربی تہذیب کا گہرا اثر پڑا۔ پیٹر نے اٹلی اور جرمنی کے بہترین ماہرین تعمیرات کو روس بلوایا۔ اگرچہ پیٹرز برگ کی تعمیر میں روس کے ماہرین تعمیرات کا بہت اہم حصہ ہے لیکن اس شہر کی عمارتوں کے ڈیزائن اور انداز میں غیر ملکی ماہرین تعمیرات کی سوچ اور انداز جھلکتا ہے۔

1725ء میں پیٹر اعظم کی موت کے بعد بھی اس شہر کی شاندار عمارات کی تعمیر جاری رہی۔ ان عمارتوں میں قلعہ پیٹر پال، مسین شیکو پیلس، سمر پیلس اور ونٹر پیلس شامل ہیں۔ سینٹ پیٹرز برگ اہل روس اور بہت سے غیر ملکیوں کی کوششوں سے پایہ تکمیل کو پہنچا۔ تاجروں اور مختلف ماہر فنون کو مجبور کیا گیا کہ وہ یہاں اپنے گھر تعمیر کریں۔ چونکہ اس علاقہ میں پتھر نہیں تھے اس لئے شہر میں داخل ہونے والی ہر سواری یا گاڑی میں تین پتھر، ہر کشتی میں دس پتھر اور ہر بحری جہاز میں کم از کم 30 پتھر لدے ہوتے تھے۔

ایک بڑی سڑک سینٹ پیٹرز برگ کے درمیان سے گزرتی ہے۔ یہ سڑک دریائے نیوا کے کنارے واقع ایڈ مائی رہائی سے شروع ہوتی ہے اور مشرق کی جانب الیگزنڈر نیوسکائی ایبے پر جا کر ختم ہوتی ہے۔ اس سڑک کا اپنا ایک منفرد حسن ہے اس کے اطراف میں باوقار اور شاندار عمارتیں بنی ہیں جن میں مسٹروگونوف اور ارچ کوف محلات، شودالوف اسٹیٹ اور کرزن کیتھڈرل شامل ہیں۔

جس عمارت میں سینٹ پیٹرز برگ کی مکمل تاریخ جمع ہے وہ یہاں کا سرمائی محل ہے جسے 1711ء میں بنایا گیا تھا۔ اس محل میں پانچ مرتبہ تبدیلیاں کی گئیں۔ اس محل کی 3 منزلوں میں 1500 کمرے ہیں۔ سب سے نچلی منزل میں محل کے ملازمین رہتے تھے۔ دوسری منزل پر سرکاری دفاتر تھے۔ تیسری منزل پر بیڈ رومز اور درباریوں کے رہنے کی جگہ تھی۔ 1837ء میں اس سرمائی محل کو ایک آگ کی وجہ سے کافی نقصان پہنچا لیکن اسے جلد ہی ماہر تعمیرات وہی آئی اسکا سوف نے دوبارہ درست کر دیا۔

پہلی جنگ عظیم کے دوران سینٹ پیٹرز برگ کا نام تبدیل کر کے پیٹروگراڈ رکھ دیا گیا۔ 1845ء کے انقلاب سے لے کر 1917ء کے بالشویکی انقلاب تک یہ شہر بڑی انقلابی تحریکوں کا مرکز رہا۔ 1918ء تک یہ شہر روس کا دارالحکومت تھا۔ 1924ء میں روسی انقلاب کے قائد لینن کے انتقال کے بعد اس کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے اس کا نام تبدیل کر کے لینن گراڈ رکھ دیا گیا۔ لینن گراڈ ایک اچھی بندرگاہ بھی ہے مگر سردیوں میں پانی جم جانے کی وجہ سے ناقابل استعمال ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

23 ستمبر 2013ء

2:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 ستمبر 2013ء
4:00 am	سوال و جواب
6:10 am	گلشن وقف نو
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 ستمبر 2013ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:55 am	بیت امن کا افتتاح
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 نومبر 2007ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ
11:25 pm	بیت امن کا افتتاح

خبریں

کینسر سے متاثرہ خلیوں کی شناخت کرنے والا چاقو

لندن کے سائنسدانوں نے ایک نیا جراحی چاقو تیار کیا ہے جو مریضوں میں کینسر سے متاثرہ خلیوں کی شناخت کرسکتا ہے۔ اس چاقو کی مدد سے کینسر کی سرجری کے دوران بچ جانے والے متاثرہ خلیوں کا بھی علاج کیا جا سکے گا۔ اب تک متاثرہ خلیوں کو مکمل طور پر نکالنے کے لئے ڈاکٹر متاثرہ ریشے کے گرد کا حصہ بھی نکال دیتے ہیں اور ڈاکٹرز کو یہ مشکل درپیش ہے کہ دوران سرجری متاثرہ خلیوں کے بچ جانے سے اکثر مریضوں میں کینسر کا مرض دوبارہ پیدا ہو جاتا ہے تاہم یہ انٹیلی جنٹ نائف درست طور پر متاثرہ خلیوں کی شناخت کرسکتا ہے اور اس کے انسانوں پر تجربات کئے جا رہے ہیں۔

(روزنامہ دنیا 19 جولائی 2013ء)

دریائے ٹیمز میں سالانہ ہنس شماری کا آغاز

برطانیہ کے مشہور دریا ٹیمز میں راج ہنسوں کی سالانہ گنتی کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ اس سالانہ ہنس شماری میں ملکہ برطانیہ کی خصوصی ٹیم نے دریائے ٹیمز میں پائے جانے والے ہنسوں کی گنتی، ان کی صحت اور وزن کی جانچ پڑتال شروع کر دی ہے جس کا مقصد دریا میں ہنسوں کی آبادی کی حفاظت کرنا ہے۔ واضح رہے کہ ہنس شماری کی یہ روایت 12ویں صدی سے جاری ہے جو ہر سال جولائی کے تیسرے ہفتے کی جاتی ہے اور یہ عمل مکمل کرنے میں کم وبیش پانچ دن لگ جاتے ہیں۔

(روزنامہ دنیا 17 جولائی 2013ء)

انوکھے لینز متعارف

امریکہ میں جدید ٹیکنالوجی سے لیس لینز تیار کئے گئے ہیں جو کسی بھی چیز کو اس کے اصل حجم سے بڑا کر کے دکھانے کی خصوصیت رکھتے ہیں۔ 8 ملی میٹر سائز کے یہ لینز ایک ملی میٹر پتلے ہیں اور ان کے درمیان میں 1.17 ملی میٹر کا ایک دوربینی رنگ ہے جس میں چھوٹے سائز کے ایسے شیشے نصب ہیں جو کسی چیز کا حجم بڑھانے کا کام کرتے ہیں اور اگر انہیں تھری ڈی گلاسز پہن کر استعمال کیا جائے تو یہ کسی بھی چیز کا حجم لگ بھگ 3 گنا تک بڑھا دیتے ہیں۔ لینز میں چھوٹے چینلز موجود ہیں جس کے ذریعے اس میں آکسیجن کا گزر ہوتا رہتا ہے اور یہ ٹھیک کام کرتے رہتے ہیں۔

(روزنامہ دنیا 15 جولائی 2013ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 23 ستمبر

طلوع فجر	4:35
طلوع آفتاب	5:54
زوال آفتاب	12:00
غروب آفتاب	6:07

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔

قربانی بکرا -/14000 روپے
قربانی حصہ گائے -/7000 روپے

(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/140 روپے بڑی -/550 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

گل احمد، الکرم، کرسٹل کلاسک لان اور بوتیک ہی بوتیک
ورلڈ فیبرکس
لہنگا ساڑھی اور عروسی ملبوسات کا بہترین مرکز
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھیے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423,0476213372

وردہ فیبرکس
لان شرٹ صرف 200 روپے میں حاصل کریں۔
کسٹمر کے اسرار پر نیا مال منگوا لیا گیا ہے
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک (دکان گلی کے اندر ہے)
0333-6711362, 047-6213883

FR-10

وردہ فیبرکس
لان، کاٹن، لیلن شرٹس 4p.3P
مناسب ریٹ پر حاصل کریں۔
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک (دکان گلی کے اندر ہے)
0333-6711362, 047-6213883

ایک نام مغل بینکوئیٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962